محمد ہارون (راولپنڈی)

✲ افغانستان میں خلافت اسلامیہ کا قیام جنوبی ایشیاء میں اسلام کا نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہے

✲ اسلام میں وسیع البنیاد حکومت کا کوئی تصور نہیں

✲ امریکہ، ایران، اسرائیل اور پورے یورپ میں کہیں وسیع البنیاد حکومت نہیں

✲ ہفت روزہ "الہلال" سے سید عطاء المحسن بخاری کی گفتگو

مجلس احرار اسلام کے امیر ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری نے کہا ہے کہ طالبان نے امیر المؤمنین ملا محمد عمر کی قیادت میں صحابہ کرام کے طرز پر جہاد کرکے افغانستان میں اسلامی نظام قائم کردیا ہے۔ افغانستان میں امارت و خلافت اسلامیہ کے قیام سے جنوبی ایشیاء میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا باب کھل گیا ہے۔ راولپنڈی میں ہفت روزہ "الہلال" کے نمائندے محمد ہارون سے گفتگو کرتے ہوئے انھوں نے ان خیالات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر ماہنامہ نقیب ختم نبوت کے مدیر سید محمد کفیل بخاری، جناب محمد عمر فاروق، فیض الحسن فیضی ایڈووکیٹ، رفیق غلام ربانی اور پیر محمد ابوذر بھی موجود تھے۔

ایران افغانستان کشیدگی کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں قائد احرار نے کہا کہ ایران طالبان حکومت کا سب سے بڑا مخالف بن کر عجمی نظریات افغانستان اور دیگر اسلامی ممالک پر ٹھونسنے کے لئے ہر حربہ استعمال کررہا ہے۔ "ربانی اینڈ کمپنی" کو تہران میں حُبِ علی کی وجہ سے نہیں بلکہ بغض معاویہ کی وجہ سے پناہ دی گئی ہے۔ ایران، افغانستان کے اسلامی انقلاب کو ناکام کرنے کے لئے مخالف قوتوں کی مکمل پشت

جب تک تمام قادیانی توبہ نہیں کرتے احرار ان کے خلاف جہاد جاری رکھیں گے

مرزا طاہر دنیا کا سب سے بڑا کذاب ہے

پناہی اور امداد کررہا ہے۔ افغانستان میں وسیع البنیاد حکومت کے قیام کے ایرانی اور مغربی مطالبے کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ وسیع البنیاد حکومت جمہوریت میں تو ہوسکتی ہے لیکن اسلامی نظام میں اس کا کوئی تصور نہیں۔ خود امریکہ اور یورپئین ممالک میں لاکھوں مسلمانوں کا پارلیمنٹ اور حکومت میں کوئی حصہ نہیں۔ یہاں تک کہ ایران میں بھی ۳۵ فیصد سنی آبادی کا حکومت میں کوئی نمائندہ نہیں اور انہیں اپنی مسجد و مدرسہ بنانے کی اجازت بھی نہیں۔

ایران وسیع البنیاد حکومت کا شوشہ چھوڑ کر دراصل افغانستان میں اپنے ایجنٹوں کو اقتدار میں لانا چاہتا

جمہوریت کے ذریعے نفاذِ اسلام کے دعویدار جاہل ہیں

• سی ٹی، بی ٹی پر دستخط اپنی دفاعی صلاحیتوں کو مقید کرنا ہے

جب تک تمام قادیانی توبہ نہیں کرتے احرار ان کے خلاف جہاد جاری رکھیں گے

ہے۔ سعودی عرب میں امریکی افواج کی موجودگی کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی پیروی کرتے ہوئے ارضِ مقدس پر یہود و نصاریٰ کی موجودگی کے خلاف ہیں۔ اور اس مؤقف پر اسامہ بن لادن کی تحریک کو ہر مسلمان کی تائید و حمایت حاصل ہے۔

مجلس احرار اسلام کی طرف سے قادیانیت کے خلاف جدوجہد کے حوالے سے انہوں نے بتایا کہ قادیانیت کو بے نقاب کرنے اور انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے میں احرار کا بنیادی اور تاریخی کردار ہے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تردید قادیانیت کو اپنی زندگی کا سب سے بڑا مشن بنالیا تھا۔ ان کے حکم پر مجلس احرار اسلام نے اپنی تمام توانائیاں ردِ مرزائیت کے محاذ پر صرف کردی تھیں اور سینکڑوں احرار کارکنوں نے تحفظ ختم نبوت کے لئے جانیں قربان کردی تھیں۔ شہداء ختم نبوت کا خون رنگ لایا اور تحریک تحفظ ختم نبوت کامیابیوں سے ہمکنار ہوئی۔

آج مجلس احرار اسلام کی جدوجہد کے نتیجہ میں پوری دنیا میں قادیانیوں کا تعاقب ہو رہا ہے۔ جنوبی افریقہ اور زمبابوے میں بھی قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا ہے۔ جب تک روئے زمین پر موجود ہر قادیانی توبہ کر کے مسلمان نہیں ہوجاتا احرار کا جہاد جاری رہے گا۔

انہوں نے کہا کہ مرزا طاہر کو مباہلہ فوبیا ہو گیا ہے۔ ہر چھے مہینے بعد وہ مسلمانوں کو مباہلہ کی دعوت دیتا ہے اور پھر خود ہی منحرف ہوجاتا ہے۔ گزشتہ سال بھی اس نے مسلمانوں کو مباہلہ کا چیلنج دیا تو مسجد احرار مدرسہ ختم نبوت ربوہ کے مدیر سید عطاء المہیمن بخاری نے چیلنج قبول کرتے ہوئے مرزا طاہر کو ربوہ میں "ایوان محمود" کے سامنے آکر مباہلہ کرنے کی دعوت دی لیکن مرزا طاہر نہ آیا۔ انہوں نے کہا کہ شکست اور ذلت و رسوائی قادیانیوں کا مقدر ہے۔ مرزا طاہر اپنے دادا کی طرح دنیا کا سب سے بڑا جھوٹا شخص ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت برس رہی ہے۔

مجلس احرار اسلام کے سیاسی رول کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ احرار نے دین اسلام پر دنیادارانہ سیاست کو قربان کردیا ہے۔ ہم حکومت کی بجائے اس جمہوری نظام کے خلاف ہیں جو دراصل انگریز استعمار کی وراثت اور یادگار ہے۔ جمہوریت کے ذریعے نفاذ اسلام کا خواب دیکھنے والے جاہل ہیں۔ اس نظام کو جڑ سے اکھاڑ کر ہی دین کی اصل حکومت قائم ہوسکتی ہے۔ جہاد و انقلاب کے بغیر نفاذِ اسلام ممکن نہیں۔

سی ٹی بی ٹی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس معاہدے پر دستخط کرنے کا مطلب اپنی دفاعی صلاحیتوں کو مقید کرنا ہے۔ اس سے غلامی کی رات طویل ہوجائے گی، اور جو ایک آزاد اسلامی ریاست کے تصور کی نفی ہے۔

قائد احرار نے آخر میں "الہلال" کے اجراء پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس نام سے احرار کا تعلق ۸۵ سال پرانا ہے۔ جب مولانا ابوالکلام آزاد تحریک خلافت کو "الہلال" کے ذریعے پروان چڑھا رہے تھے تو الہلال میں "ترکان احرار" کے عنوان سے ایک مستقل کالم چھپتا تھا۔ یہی عنوان مجلس احرار اسلام کے قیام کے محرکات میں سے ایک ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ "الہلال" مظلوم مسلمانوں کی آواز بن کر غلبۂ اسلام کی جدوجہد کرے گا اور ذاتی و گروہی تعصبات سے پاک ہو کر دین اسلام کے لئے اجتماعی جہاد میں اپنا مثبت کردار ادا کرے گا۔ (بشکریہ ہفت روزہ "الہلال" اسلام آباد جلد ۱ شمارہ ۷، ۲۵ ستمبر ۱۹۹۸ء)

حافظ محمد اکمل (ملتان)

⁕ حکومت قانون امتناع قادیانیت پر سختی سے عمل کرائے

⁕ حکومت کی آئینی ذمہ داری ہے کہ کفر وارتداد کی تبلیغ کے راستے بند کرے

⁕ مجلس احرار اسلام نے تحفظ ختم نبوت کی خاطر لازوال قربانیاں دی ہیں

⁕ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ شہداء ختم نبوت کی قربانیوں کا نتیجہ ہے

⁕ قادیانی پوری دنیا میں ذلیل ہورہے ہیں۔ ختم نبوت کا علم ہمیشہ لہراتا رہے گا

(امیر الاحرار سید عطاء المحسن بخاری)

مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام ۷ ستمبر کو یوم تحفظ ختم نبوت کی تقریبات سے احرار رہنماؤں کا خطاب

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے آئینی ترمیم کرکے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ یہ ایک تاریخی فیصلہ تھا جو پاکستان کی تاریخ کا سنہری باب ہے۔ یہ فیصلہ ایک دم نہیں ہوا، اس کے پس منظر میں برصغیر کے مسلمانوں کی نوے سالہ جدوجہد ہے جو قربانی وایثار سے معمور ہے۔

احتساب قادیانیت کی تاریخ میں "مجلس احرار اسلام" نے لازوال قربانیاں دی ہیں۔ "احرار" محاسبۂ قادیانیت کا سب سے معتبر حوالہ ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی (لعنۃ اللہ علیہ وعلی آلہ واعوانہ وانصارہ) کے دعوائے نبوت کے بعد علماء نے علمی حوالے سے قادیانیت کا تعاقب اور رد کیا، لیکن اجتماعی اور عوامی سطح پر سب سے پہلے اور سب سے منظم جدوجہد کا سہرا صرف مجلس احرار اسلام کے سر ہے۔ مجلس احرار اسلام نے محدث العصر حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری قدس سرہ العزیز کے حکم پر جماعت میں ایک مستقل شعبۂ تبلیغ تحفظ ختم نبوت قائم کیا۔ ۱۹۳۴ء میں قادیان میں مرکز ختم نبوت قائم کیا۔ احرار تبلیغ کانفرنس

منعقد کی۔ قیام پاکستان کے بعد ۱۹۵۳ء میں پاکستان میں تحریک تحفظ ختم نبوت برپا کی اور ہزاروں مسلمانوں نے احرار کی صدائے حق پر لبیک کہتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ مسلم لیگی حکومت نے ریاستی تشدد کے ذریعے تحریک کو بظاہر کچل دیا مگر یہی تحریک ۱۹۷۴ء میں کامیابیوں کا پیغام لیکر پھر نمودار ہوئی۔ اور شہداء ختم نبت کی قربانیاں رنگ لائیں۔

۷ ستمبر کو اسی تاریخی حوالے کی مناسبت سے مجلس احرار اسلام نے یوم تحفظ ختم کے عنوان سے مختلف شہروں میں اجتماعات منعقد کئے۔ ملتان میں ایک بڑی تقریب دارِ بنی ہاشم میں منعقد ہوئی۔ جس میں مجلس احرار اسلام کے امیر ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ، مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسحاق سلیمی، ابن امیر شریعت حضرت پیرجی سید عطاء المھیمن بخاری اور مدیر نقیب ختم نبوت سید محمد کفیل بخاری نے خطاب کیا۔

محترم حسین اختر صاحب اور حافظ محمد اکرم نے نعت اور نظم سنا کر حاضرین کو محظوظ کی۔ مسجد احرار ربوہ میں مولانا محمد مغیرہ نے تقریب منعقد کی، دارالعلوم ختم نبوت چیچہ وطنی میں مرکزی ناظم نشر و اشاعت جناب عبداللطیف خالد چیمہ نے تقریب کا اہتمام کیا اور دفتر احرار لاہور میں جناب محمد ظفر اقبال ایڈووکیٹ اور میاں محمد اویس نے تقریب منعقد کی۔ احرار رہنماؤں نے مختلف تقاریب سے خطاب کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قانون امتناع قادیانیت پر سختی عمل درآمد کرایا جائے۔ یہ حکومت کی آئینی ذمہ داری ہے کہ وہ کفر و ارتداد کی تبلیغ کے راستے بند کرے۔ انہوں نے کہا کہ مجاہدین ختم نبوت کی جدوجہد کے نتیجے میں قادیانی پوری دنیا میں ذلیل و رسوا ہو رہے ہیں۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ختم نبوت کا علم ہمیشہ لہراتا رہے گا اور احرار کارکن قادیانیت کے خاتمہ تک ان کا تعاقب جاری رکھیں گے۔

دعاء صحت

- مجلس احرار اسلام سیالکوٹ کے صدر محترم چوہدری علی محمد صاحب ایک عرصہ سے شدید علیل ہیں
- مجلس احرار اسلام ضلع رحیم یار خان کے صدر محترم چوہدری گلزار احمد صاحب (صادق آباد) عرصہ سے بیمار ہیں
- مجلس احرار اسلام کے بزرگ رہنما حکیم محمد صدیق تارڑ (مرید کے) شدید علیل ہیں
- مجلس احرار اسلام جلال پور پیروالہ کے صدر جناب عبدالرحمن جامی کی دادی صاحبہ، والدہ ماجدہ اور اہلیہ علیل ہیں۔
- مجلس احرار اسلام کے انتہائی مخلص کارکن محترم جام محمد شریف چوہان (ساکن ٹب چوہان، ضلع رحیم یار خان) طویل عرصہ سے علیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام بیماروں کو صحت کاملہ عطاء فرمائے آمین۔ احباب و قارئین سے بھی دعاء صحت کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

ملاقات: حسیب منظور بھٹی ، طارق ضیاء

قادیانی کشمیر کو اپنی ریاست بنانے میں مصروف ہیں

مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما عطاء المہیمن بخاری سے ملاقات

قیام پاکستان سے قبل جو علماء فرنگی کے چنگل سے آزادی کی جدوجہد میں مصروف رہے ان میں مجلس احرار اسلام کے بانی امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا نام سرفہرست ہے۔ بعض امور میں تحریک آزادی کی سیاسی قیادت سے اختلاف بھی رہا لیکن یہ لوگ مخلصانہ طور پر برصغیر کے مسلمانوں کی آزادی کے لئے کام کرتے رہے۔ اس ضمن میں انہیں قید و بند اور دوسرے مصائب سے بھی دوچار رہنا پڑا۔

قیام پاکستان کے بعد بھی مجلس احرار اسلام کے لوگ انگریزی نظام حکومت پر تنقید کرتے رہے اور خالص دین اسلام کے نفاذ کے لئے عملی جدوجہد میں مصروف رہے جس کی وجہ سے انہیں قیام پاکستان کے بعد بھی قید و بند کی صعوبتوں کو برداشت کرنا پڑا۔

مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے فرزند سید سید عطاء المہیمن بخاری گزشتہ دنوں اسلام آباد تشریف لائے۔ ایک ملاقات میں اُن سے ہونے والی گفتگو نذر قارئین ہے۔

*محترم مولانا قیام پاکستان کے بعد آپ کی "جماعت مجلس احرار" کے کیا مقاصد قرار پائے؟

قیام پاکستان سے قبل یہ مجلس احرار اسلام کا ہی کارنامہ تھا کہ اس جماعت نے برصغیر کے لوگوں میں انگریزوں کے خلاف نفرت پیدا کی اور استعماری طاقتوں کے توسیع پسندانہ عزائم سے عوام کو آگاہ کیا۔ جب کہ قیام پاکستان پر ہمارا موقف طریقۂ تقسیم پر تھا، جس طرح دیگر کئی اہل فکر و نظر نے تحریک پاکستان کے حوالے سے اپنی آراء عوام تک پہنچائیں۔ مجلس احرار اسلام کا انگریزوں کے خلاف مسلمانوں کی نفرت کو تیز کرنے کا تسلسل ہی قیام پاکستان تھا۔ وہ کام جو مسلم لیگ نے ۱۹۴۰ء کے بعد ایک واضح لائحہ عمل کے ساتھ شروع کیا کہ انگریزوں سے آزادی حاصل کی جائے ہم اس سے پہلے ہی برصغیر کے عوام میں یہ شعور بیدار کر رہے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد صورت حال بالکل مختلف تھی۔ انگریز چلا گیا مگر اس کا نظام باقی تھا۔ جماعت کے رہنماؤں نے نئے سرے سے جماعت کو منظم کیا اور اپنے اہداف و مقاصد طے کئے۔ ہماری جماعت کا ایک واضح مشن قادیانیوں کی مذموم سرگرمیوں کو طشت ازبام کرنا اور ان کے خطرناک منصوبوں کے آگے بند باندھنا ہے جو سراسر مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف ہیں ہم آج بھی مروجہ جمہوری سیاست سے الگ ہیں اور اس کو خلاف اسلام سمجھتے ہیں۔ دراصل یہ ایک کفریہ نظام ہے۔ اس لئے کہ اس نظام میں کفر کو تو تمام تحفظات حاصل ہیں مگر اسلام کو کوئی تحفظ نہیں، جو قیام پاکستان کے مقاصد سے انحراف کے

مترادف ہے۔ ہم آج بھی انہی مقاصد کے لئے جوجہد کر رہے ہیں۔ اور یہی ہماری جماعت کا بنیادی مشن ہے۔

* مجلس احرار اسلام کی سیاست سے علیحدگی کی وجوہات؟

(۱) وقتی طور پر جماعت کی سیاسی حیثیت کا خاتمہ (۱۹۴۹ء) اور صرف تبلیغ دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کردینا۔

(۲) پاکستان میں حکومتِ الٰہیہ کا قیام اور قرآن و سنت کا نفاذ

(۳) قادیانیوں کا تعاقب اور عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ

(۴) ملکی سلامتی اور دفاع کے لئے اپنی صلاحیتیں بروئے کار لانا۔

ہم پر یہ الزام عائد کیا جاتا ہے کہ ہم نے پاکستان کے قیام کی مخالفت کی ہے جو کہ ایک تہمت ہے، الزام تراشی ہے اور حقائق کو مسخ کرنے والی بات ہے۔ ہمارا قیام پاکستان پر اختلاف نہیں تھا بلکہ طریقہ تقسیم پر اختلاف تھا جیسا کہ میں نے آپ کے پہلے سوال میں عرض کیا ہے کہ اُس دور میں کئی اور بڑے اکابر اور جماعتوں نے بھی طریقہ تقسیم پر اپنا اصولی موقف مسلمانوں کے سامنے پیش کیا تھا۔ پاکستان بنانے کی دعویدار جماعت مسلم لیگ نے آغاز سے ہی مجلس احرار پر بڑے ظلم کرنا شروع کر دیئے اور اس کے کارکنوں سے بدتر سلوک روا رکھا جانے لگا۔ اس کی مثال بالکل ایسے ہی ہے جس طرح جمال عبدالناصر نے اخوان المسلمون کے ساتھ حشر کیا تھا۔ اس صورتحال میں والد ماجد سید عطاء اللہ بخاری نے مناسب سمجھا کہ مسلم لیگ جو پاکستان کی بانی جماعت ہے اور اسلام نافذ کرنے کی دعویدار ہے اسے کام کرنے دیا جائے۔ مجلس احرار اسلام نے مسلم لیگ کے لئے میدان کھلا چھوڑ دیا کہ وہ قیام پاکستان کے مقصد "اسلامی حکومت کے قیام" کی تکمیل کرسکے۔ جماعت نے خوامخواہ مخالفت کا راستہ ترک کرکے اس عظیم مقصد کے لئے مسلم لیگ کو غیر مشروط تعاون کی پیش کش بھی کی۔ اسی لئے وقتی طور پر سیاست سے علیحدگی کا اعلان کرنا پڑا اور جماعت کو باقی رکھنے کے لئے ایک عظیم مقصد "عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ" کے لئے اپنی ساری توانائیاں صرف کردیں۔ جب مسلم لیگ نے اپنے وعدوں اور قیام پاکستان کے مقاصد سے انحراف کیا تو جماعت کی مجلس عاملہ نے ستمبر ۱۹۵۸ء میں سیاست میں دوبارہ شرکت کا فیصلہ کیا۔ یہ بات ذہن میں رہے کہ سیاست سے دستبرداری کا مطلب انتخابی سیاست سے علیحدگی تھا نہ کہ اپنے شہری حقوق اور ملکی و قومی معاملات سے دستبرداری۔

آپ نے اخوان المسلمون کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے تو بڑی بڑی قربانیاں دیں آپ کے ساتھ مسلم لیگ نے کیا ایسا سلوک کیا کہ سیاست سے ہی کنارہ کشی اختیار کرلی؟

اس ضمن میں آپ کو میں ایک واقعہ کی نشاندہی کردوں کہ ۱۹۵۳ء میں مجلس احرار اسلام نے قادیانیوں کے خلاف تحریک چلائی تو اس وقت مسلم لیگ کی طرف سے مزاحمت کی گئی اور تاریخ گواہ ہے کہ ملک بھر میں ہمارے دس ہزار کارکنوں کو ریاستی تشدد کرکے گولیوں سے بھون دیا گیا۔ لاہور کی بی آر بی نہر میں ہمارے

کئی کارکنوں کو مار کر پھینک دیا گیا۔ بتائیے اس سے بڑا اور کون سا ظلم ہو گا جب کہ دیگر جماعتوں کے تین ہزار کارکنوں کو بھی بی آر بی کی نہر کی نذر کر دیا گیا۔ کچھ لاشیں چھانگا مانگا کے جنگل میں جلا کر نہر میں ان کی راکھ بہا دی گئی۔ حکومتی ذرائع ابلاغ کا کہنا تھا کہ صرف ۳۵ افراد مارے گئے جو ملک میں ایجی ٹیشن پیدا کر رہے تھے۔ ۱۹۵۳ء سے اب تک ہم لوگ حکومت کے معتوب ہی چلے آرہے ہیں۔

*مسئلہ کشمیر پر آپ کی جماعت کی کیا پالیسی رہی؟

والد گرامی سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے کہا تھا کہ میں کشمیر اکیلا لے کر دیتا ہوں اگر حکومت قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے۔ اس وقت حالات بھی ایسے تھے۔ ہمارے پاس جانثار کارکنوں کی کوئی کمی نہ تھی۔ کشمیر کو آزاد کرنا کوئی دشوار کام نہ تھا اور یہ اس وقت ممکن تھا جب معاملہ ابتدائی مراحل پر تھا۔ مسئلہ کشمیر پر شروع دن سے ہماری سوچ یہ رہی ہے کہ یہ خطہ پاکستان کے پاس ہی ہونا چاہیے۔ کیونکہ پاکستان کے قیام کا ایک اصولی طریقہ یہ تھا کہ مسلمان جہاں اکثیرت میں ہیں وہ پاکستان کے ساتھ اپنا الحاق کر سکتے ہیں تو اصولاً کشمیر پاکستان کا حصہ بن رہا تھا اس لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ کشمیر پاکستان کا حصہ ہے۔ بھارت کا مقبوضہ کشمیر پر قبضہ تاریخی طور پر بھی غاصبانہ اور ظالمانہ ہے۔ یہاں ایک اور بات کی طرف اشارہ کرتا چلوں کہ قادیانیوں نے ہر مرحلے پر پاکستان اور اسلام کے خلاف سازش کی ہے۔ انڈیا کے پاس کشمیر داخل ہونے کا ایک ہی راستہ گورداسپور تھا جب کہ یہاں کی اکثریت مسلمانوں کی تھی۔ یہیں پر قادیانیوں کا مشہور مرکز قادیان تھا تو جب گورداسپور کی پاکستان کے ساتھ الحاق کی بات ہوئی تو مرزائیوں نے جو اس وقت اپنے آپ کو مسلمان کہلانے پر اصرار کرتے تھے انہوں نے اپنا ناطہ انڈیا سے جوڑنے کی بات کی اس طرح گورداسپور کا پاکستان کے ساتھ الحاق نہ ہونے کا سبب مرزائیوں کی پاکستان سے شعوری نفرت کا ہی نتیجہ ہے۔

*حالات حاضرہ پر نظر رکھنے والے حلقوں کا کہنا ہے کہ مرزائی کشمیر میں اپنی سٹیٹ بنانا چاہتے ہیں۔ آپ کی معلومات کیا کہتی ہیں؟

یہ خیال بڑی حد تک درست ہے مرزائی زیر زمین رہ کر اپنا کام کر رہے ہیں اور وہ کشمیر کو اپنی سٹیٹ بنانے کے لئے سازش بھی کر رہے ہیں۔ کشمیر پر تھرڈ آپشن یا خود مختار کشمیر کے نعرے لگانے والوں کے پیچھے در حقیقت مرزائیوں کا ہی ہاتھ ہے۔ اور اس بات کا احساس شاید اس نعرے یا ایشو پر آواز بلند کرنے والوں کو بھی نہیں ہے اور مرزائیوں کو تو اس بات پر بڑا ہی قلق ہے کہ وہ دنیا میں دربدر ہو رہے ہیں۔ جب کہ اسلام اور پاکستان کی دشمن طاقتیں انہیں سپورٹ کرتی ہیں۔ انہیں مراعات دیتی ہیں۔ انہیں پاکستان میں غیر مسلم قرار دیئے جانے کا دکھ اتنا ہے کہ ان کے روحانی پیشوا نے حال ہی میں ایک بیان دیا تھا کہ "میں ۱۹۷۳ء کا آئین ٹوٹتا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں۔" تمہیں کیا تکلیف ہے؟ اس لئے کہ اس آئین میں تمہیں غیر مسلم قرار دیا گیا ہے اور تم پاکستان کا اسلامی ریاست بننا گوارہ نہیں کرتے۔ مرزائی برطانیہ اور امریکہ کے پٹھو

ین وہ ان ممالک کے مفادات کے لئے کام کرتے ہیں اسی لئے وہ پاکستان میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کو دیکھنا گوارہ نہیں کرتے۔

۱۹۳۱ء کی تحریک کشمیر میں مجلس احرار اسلام کا کردار بانی کی حیثیت سے ہے۔ تب بھی مرزائیوں کے خلیفہ مرزا بشیر الدین نے کشمیر کو قادیانی ریاست بنانے کی سازش کی۔ مجلس احرار اسلام نے سازش بے نقاب کی، علامہ اقبال مرحوم نے احرار کی تحریک پر ہی کشمیر کمیٹی سے استعفیٰ دیا پھر مجلس احرار نے تحریک کشمیر کو اپنے ہاتھ میں لیکر پچاس ہزار رضاکار قید کرائے اور ڈوگرہ راج کے منصوبے خاک میں ملادیئے۔

* پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے آپ کیا سوچ رکھتے ہیں؟

مسلمان کبھی بھی اپنے طریقہ سے انقلاب نہیں لاسکتا مسلمان کا دین "اسلام" اللہ کی طرف سے آیا ہے۔ مجلس احرار پیغمبر انقلاب صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اختیار کرنا چاہتی ہے۔ پاکستان کی دینی جماعتیں اور قوتیں حکمرانوں پر دباؤ ڈالیں کہ وہ ملک میں اسلامی نظام نافذ کریں ورنہ عوام خود کھڑے ہوں گے۔ ہم حکمرانوں کو مزید موقع دینے کے حق میں نہیں ہیں۔ جب بھی کوئی اسلامی جماعت کھڑی ہو گی ہمارا تعاون اس کے ساتھ ہوگا۔ پاکستان کی قیادت دین سے باغی طبقہ کے ہاتھ میں ہے اور نواز شریف اور بے نظیر اس طبقے کے سرخیل ہیں۔ حکمران اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ تو پھر اسلام نافذ کردیں ورنہ اب یہ نوشتۂ دیوار ہے کہ پاکستان میں اسلام نافذ ہو کر رہے گا۔ اور یہ انقلاب کے ذریعے ہوگا۔ نفاذ اسلام کا اور کوئی راستہ اور طریقہ نہیں۔ جمہوریت اسلام کی قتل گاہ ہے۔ اس کے ذریعے اسلام کبھی نافذ نہیں ہوسکتا۔ حکمران حالات کے تیور پڑھ لیں اور افغانستان کے اسلامی انقلاب کو نظر انداز نہ کریں۔ اس کے اثرات پاکستان پر براہ راست مرتب ہورہے ہیں۔ جو یقیناً نتیجہ خیز ثابت ہوں گے۔ (بشکریہ روزنامہ مرکز اسلام آباد، ۵، مئی ۱۹۹۸ء)

محمد نوید ناظم نشرو اشاعت مجلس احرارِ اسلام بورے والا

* نفاذِ شریعت سے قبل ذرائع ابلاغ کو منکرات وفواحش سے پاک کیا جائے

* نواز شریف خود ٹھیک ہوجائیں تو سارا معاشرہ درست ہوجائیگا۔

* جمہوری نظام بد دیانت سیاست دانوں کے قومی جرائم کی آماجگاہ ہے۔

بورے والہ میں حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری کا خطاب

مجلس احرارِ اسلام کے مرکزی رہنما اور جامعہ ختم نبوت ربوہ کے مہتمم ابنِ شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری ۱۱، ستمبر ۱۹۹۸ء کو بورے والہ کے تنظیمی دورہ پر تشریف لائے تو احرار کارکن سراپا استقبال تھے۔ آپ نے جامع مسجد ڈی بلاک میں اجتماعِ جمعہ سے بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ آپ کے

خطاب سے قبل جناب حافظ محمد اکرم نے نعت سنائی اور بارگاہ رسالت، آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ عقیدت پیش کیا۔ حضرت پیر جی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

وزیراعظم نواز شریف نے شریعت بل پیش کر کے پاکستان میں نفاذ شریعت کا عندیہ دیا ہے۔ اگر تو صرف نفاذ شریعت کی بات ہے تو مجلس احرار اسلام بھرپور تعاون کے لئے تیار ہے مگر نفاذ شریعت سے قبل فضاء کو پاک کرنا از بس ضروری ہے۔ ایک طرف ملک میں شراب خانے کھلے ہوئے ہیں۔ جوے اور زنا کے اڈے انتظامیہ کی سرپرستی میں چل رہے ہیں۔ اخبارات اور ٹی وی ریڈیو سے فحاشی اور بے حیائی پھیلائی جا رہی ہے اور دوسری طرف نفاذ شریعت کا اعلان ہو رہا ہے۔ وزیراعظم شریعت بل کی منظوری سے قبل منکرات و فواحش کو حکماً بند کریں۔ یہ تو ان کے اختیار میں ہے۔ منکرات کی موجودگی سے ہی ان پر اللہ کا عذاب نازل ہو رہا ہے اور حکومت مشکلات اور بحرانوں کے بھنور میں پھنستی چلی جا رہی ہے۔

انہوں نے کہا کہ یہ بھی جمہوری پارلیمانی نظام کو قبول کرنے کا نتیجہ ہے کہ پاکستان کے بے دین سیاست دان اور نام نہاد دانشور کھلے عام نفاذِ شریعت کی مخالفت کر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ جمہوریت سب سے بڑی لعنت ہے جو دنیا کے خبیث انسانوں کی ذہنی اختراع ہے۔ یہ نظام بددیانت سیاست دانوں کے قومی جرائم کی آماجگاہ ہے۔ جمہوریت مشرکانہ و کافرانہ نظام ریاست و حکومت ہے جس نے پاکستان کا بیڑہ غرق کر دیا ہے۔ ہمارا خاندانی اور سماجی نظام تباہ کر دیا ہے۔ آزادیٔ اظہار کے نام پر تمام بدلگاموں اور بدزبانوں کو کھلا چھوڑ دیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اس طاغوتی نظام کو تباہ کرنا مجلس احرارِ اسلام کا نصب العین ہے۔ انسانی حقوق کا تحفظ اور انسانیت کی بھلائی صرف اور صرف اسلام کے شورائی نظام میں ہے۔ وزیراعظم خود ٹھیک ہو جائیں تو معاشرہ بھی درست ہو جائے گا۔

حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم نے بورے والہ میں اپنے قیام کے دوران مختلف تقاریب میں شرکت کی جناب رانا محمد خالد کے ہاں مقامی احرار کارکنوں سے ملاقات کی۔ بعد میں زیرِ تعمیر مدرسہ ختم نبوت کے پلاٹ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ مقامی ناظم صوفی عبدالشکور احرارؔ، رانا محمد خالد اور ڈاکٹر محمد ریاض آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ نے مدرسہ کی تعمیر کے سلسلہ میں صلاح مشورہ کیا اور بعد میں صوفی عبدالشکور احرار کے ہاں چک نمبر 261/E-B میں تشریف لے گئے۔ بورے والہ شہر میں جناب علامہ عبدالنعیم نعمانی صاحب کے ہاں بھی تشریف لے گئے آپ نے مختلف تقاریب میں کارکنوں سے ملاقات کے دوران جماعت کی تنظیم و ترقی اور نظام کو مضبوط و مستحکم بنانے کے لئے ہدایات دیں۔ حضرت پیر جی مدظلہ کا یہ مختصر دورہ جماعت کے لئے بہت مفید ثابت ہوا۔

ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ کی تبلیغی و تنظیمی مصروفیات

۷ ستمبر کو دارِ بنی ہاشم ملتان میں یومِ تحفظ ختم نبوت کے اجتماع سے خطاب کیا۔
۱۱ ستمبر کو بورے والہ شہر میں اجتماع جمعہ سے خطاب اور کارکنوں سے جماعت کی تنظیم کے سلسلہ میں صلاح مشورہ۔
علاوہ ازیں ضلع وہاڑی کے مختلف یونٹوں کا دورہ اور تنظیمی صورت حال کا جائزہ لیا گیا۔
۱۸ ستمبر کو مدرسہ عباسیہ دیپالپور کی علی مسجد میں خطبۂ جمعہ اور شام کو نواحی گاؤں میں مدرسہ کی طالبات کی تقسیم اسناد کی تقریب میں شرکت
اگلے تین روز ضلع ساہیوال میں تنظیم سازی کے سلسلہ میں مصروف رہے اور قیام دفتر احرار چیچاوطنی میں رہا۔
۲۴ ستمبر کو بعد از عشاء جامعہ صدیقیہ بہل ضلع بھکر میں اجتماع سے خطاب کیا۔ مجلس احرار اسلام بہل کے امیر حافظ عبدالرؤف جلسہ کے داعی تھے۔
۲۵ ستمبر کو مجلس احرار اسلام ڈیرہ اسماعیل خان کے رکن محترم غلام حسین صاحب کی دعوت پر ڈیرہ اسماعیل خان تشریف لے گئے۔
دارالعلوم نعمانیہ کی مسجد میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد چودھواں میں درس قرآن کریم دیا۔ چودھواں میں حرکت المجاھدین کے رہنما جناب خیر محمد اور جناب نور محمد و برادران آپ کے میزبان تھے۔
۲۸ ستمبر کو صوفی اللہ بچایا کی دعوت پر موضع لگری خورد ضلع وہاڑی تشریف لے گئے اور جلسہ سے خطاب کیا۔
۲۹ ستمبر کو چاہ لگروالا (موضع محبت پور) ضلع وہاڑی میں اجتماع سے خطاب کیا۔
یکم اکتوبر کو لیاقت پور قاری ظہور الرحیم صاحب کے ہاں تشریف لے گئے اور ۲ اکتوبر کو اسلام پور میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا۔ مولانا ابو معاویہ فقیر اللہ اور حافظ محمد اکرم آپ کے ہمراہ تھے۔
علاوہ ازیں لیاقت پور اور نواح میں احرار کارکنوں سے ملاقات اور تنظیم سازی کی۔

مدیر نقیب ختم سید محمد کفیل بخاری کی تنظیمی و تبلیغی مصروفیات

۵ ستمبر کو جامع مسجد عثمانیہ (لودھراں) میں بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا۔ کانفرنس کا اہتمام مجلس تحفظ ختم نبوت نے کیا تھا۔ جبکہ مولانا سید احمد سعید کاظمی اور جناب نور محمد مجاھد داعی تھے۔
۷ ستمبر کو دارِ بنی ہاشم میں یوم تحفظ ختم نت کے جلسہ سے خطاب۔
۸ تا ۱۲ ستمبر دفتر احرار لاہور میں قیام کیا، مختلف احباب سے ملاقاتوں اور تنظیمی امور میں مصروف رہے۔
۱۱ ستمبر کو جامعہ فتحیہ اچھرہ میں ''اسلام میں جہاد کی اہمیت'' کے موضوع پر اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔
دفتر احرار میں متعدد اہم اجلاس ہوئے جن میں حکومت کے مجوزہ ''شریعت بل'' کا تفصیلی جائزہ و مطالعہ کیا گیا۔ ان اجلاسوں میں جناب محمد ظفر اقبال چوھدری ایڈووکیٹ، جناب رفیق اختر جنجوعہ، جناب محمد عباس،

جناب شاہد بٹ، ملک محمد یوسف، میاں محمد اویس اور شیخ محمد رفیق شریک ہوتے رہے۔ چنانچہ طویل بحث اور غور وفکر کے بعد مجلس احرار اسلام کی طرف سے چند تجاویز (برائے پندرھویں آئینی ترمیم) مرتب کی گئیں۔
جناب سید کفیل بخاری نے ۹ ستمبر کی شام صدر مملکت جناب محمد رفیق تارڑ کی رہائش گاہ (لاہور) پر ان سے ملاقات کی اور شریعت بل کے حوالے سے تبادلۂ خیالات کیا۔ نیز جماعت کا مؤقف بھی ان پر واضح کیا۔
۱۳ ستمبر کو میاں محمد اویس، چوھدری محمد ظفر اقبال ایڈووکیٹ اور ملک محمد یوسف کے ہمراہ اسلام آباد روانہ ہوگئے۔
۱۴ ستمبر کو قائد احرار، ابن امیر شریعت حضرت سید عطاء المحسن بخاری کی قیادت میں مجلس احرار اسلام کے ایک وفد نے صدر مملکت جناب محمد رفیق تارڑ سے ملاقات کی اور جماعت کی طرف سے مجوزہ آئینی ترمیم انہیں پیش کی۔
۱۷ ستمبر تک حضرت قائد احرار کے ساتھ راولپنڈی میں جناب فیض الحسن فیضی ایڈووکیٹ ناظم مجلس احرار اسلام (راولپنڈی) کے ہاں قیام رہا۔ مرکزی ناظم نشرو اشاعت جناب عبداللطیف خالد چیمہ، مرکزی رکن شوریٰ جناب محمد عمر فاروق، ملک محمد یوسف، چوھدری محمد ظفر اقبال ایڈووکیٹ اور میاں محمد اویس بھی اس تمام عرصہ میں یہاں موجود رہے۔ حضرت قائد احرار نے مختلف امور پر صلاح مشورہ کیا اور اجلاس کی مختلف نشستیں ہوئیں۔ مقامی رہنما جناب ڈاکٹر جمال الدین محمد انور، جناب مرزا غلام قادر صاحب، جناب پیر محمد ابوذر، اور جناب رفیق غلام ربانی بھی ان اجلاسوں میں شریک ہوتے رہے۔ جماعت کے ایک وفد نے میاں محمد اویس کی قیادت میں مری، ایوبیہ اور خانس پور کا بھی دورہ کیا اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے احباب سے ملاقاتیں اور نشستیں منعقد کیں۔ جماعت کے قیام کے لئے متعدد افراد سے مشورہ کیا گیا اور حوصلہ افزا فضاء قائم ہوئی مدیر نقیب ختم نبوت، حضرت قائد احرار کے ہمراہ ۱۷ ستمبر کو گجرات پہنچے اور وہیں سے سیدھے ملتان پہنچے۔ ۱۸ ستمبر کو دارِ بنی ہاشم میں خطبۂ جمعہ دیا۔ ۳۰ ستمبر کو حضرت مولانا عبدالرحمن کی دعوت پر لیہ پہنچے اور بعد از عشاء مدرسہ اشرف المدارس میں منعقدہ عظمت قرآن کانفرنس کے ایک بڑے دینی اجتماع سے خطاب کیا۔ یکم اکتوبر کو دارِ بنی ہاشم میں اجتماعِ جمعہ سے خطاب کیا۔

بقیہ از ص ۶۳

آپ نے تو ہمیشہ جھونپڑی میں گزارا کیا اور غریب کو پوری پیالی چائے پلائی۔

○ مجھے شوگر کا مرض لگ گیا ہے (آصف زرداری)

لوٹی ہوئی دولت واپس کردیں۔ خاتمۂ شوگر کا مجرب نسخہ

○ متعدد مسیحی تنظیموں نے شریعت بل مسترد کردیا (ایک خبر)

بے نظیر، ولی خان اور دیگر لادین سیاست دانوں نے بھی شریعت بل مسترد کردیا ہے۔